بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللهِ ، والْحَمْدُ لله ، وَالْصَّلاَةُ وَالْسَّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه أَمَّا بَعْدُ:

212.ماہِ رمضان دُعا کا مہینہ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾﴾ (البقرة:186)

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ"

آج کے خطبے کا موضوع ہے: **"ماہِ رمضان دُعا کا مہینہ ہے"**۔

دعا کا کیا معنی ہے، دعا کی کتنی قسمیں ہیں، دعا کے تعلق سے لوگوں کی کتنی قسمیں ہیں، دعا کے چند احکام اور آداب ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں جن کا مختصر سا تذکرہ ان شاءاللہ آج خطبے میں بھی کرتے ہیں:

(۱) دعا کا رمضان سے کیا تعلق ہے وہ بھی بیان کرتے ہیں ان شاءاللہ۔

(۲) اور ہماری حالت جب ہم دعا اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں تو کیسی ہوتی ہے۔

اور میں ایک دعا کی مختصر سی شرح کروں گا، وہ دعا جو ہم وتر کے قنوت میں پڑھتے ہیں معروف اور مشہور دعا ہے کیا ہم نے کبھی سوچا کبھی سمجھا کہ اس دعا کے جو جملے ہیں کیا معنی ہے ان جملوں کو؟ ہم میں سے اکثر ساتھی ایسے ہیں جو صرف آمین کہتے رہتے ہیں پتہ اُن کو کسی چیز کا ہوتا نہیں ہے اور زمین اور آسمان کا فرق ہے کہ آپ دعا کریں بغیر سمجھنے کے اور دعا کریں سمجھتے ہوئے:

(۱) جو آپ سمجھ کر دعا کرتے ہیں دل سے الفاظ نکلتے ہیں زبان صرف تعبیر کرتی ہے۔

(۲) اور جو دعا آپ بغیر سمجھتے ہوئے کرتے ہیں وہ دعا زبان سے نکلتی ہے دل کا اُس سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

اور پھر ان شاءاللہ آخر میں زکوٰۃ الفطر کے تعلق سے چند باتیں کریں گے۔

دعا ایک عظیم عبادت ہے دعا کی تعریف دعا کے لفظ سے ہی کی جاتی ہے اور جب ہم اللہ تعالیٰ کے تعلق سے دعا کی بات کرتے ہیں تو اس لفظ کا معنی یہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو اور ساری حاجتیں اپنی تمام مشکلات اور پریشانیاں اپنے ربّ کے سامنے سر جھکا کر پیش کرتے ہیں اور اپنے ربّ سے آپ مانگتے ہیں یہ اقرار کرتے ہوئے: "اللہ تعالیٰ! میں ضعیف ہوں حقیر ہوں مسکین ہوں کمزور ہوں محتاج ہوں تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے، تُو ہی میرا خالق ہے میرا مالک ہے، میرا مشکل کشا ہے میرا حاجت روا ہے تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے میں پریشان ہوں میں حاجت مند ہوں میری حاجت بھی پورا فرما اور میری تمام مشکلات اور مسائل جو ہیں وہ درست فرما"؛ جس میں ذلت عاجزی اور انکساری کی انتہا ہوتی ہے۔ اور انسان کی فطرت میں ہے مانگنا جو مانگتے نہیں وہ انسان ہی نہیں ہیں کیونکہ اس انسان کی پیدائش اور خلقت جو ہے اُس کی بنیاد ہی محتاجی ہے اور کمزوری ہے اور

محتاج اور کمزور دوسروں سے مدد ضرور مانگتا ہے تو انسان پہلے مانگتا ہے بعد میں دیتا ہے اور دیتے ہوئے بھی وہ مانگ رہا ہوتا ہے۔ امیر سے امیر انسان بھی مانگتا ہے غریب سے غریب انسان بھی مانگتا ہے یہ ہماری حقیقت ہے اس لیے اگر تھوڑے سے پیسے آجائیں تو سر اٹھا کر گردن کو اکڑا کر نہ چلنا یہ نہ سمجھ بیٹھنا کہ میرے جیسا کوئی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے میرا انتخاب کروڑوں لوگوں میں سے کیا ہے اور مجھے سب کچھ عطا فرمایا ہے آج میں دینے والا ہوں بلکہ سر جھکا کر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے یہ کہو:

"کہ اے اللہ تعالیٰ! یہ سارے کا سارا تیرا ہی کرم ہے میں اس لائق نہ تھا اور نہ ہوں، میرے حیلے میرا علم میری طاقت کچھ بھی نہیں ہے میں نے صرف قدم بڑھایا ہے توفیق تُو نے دی ہے، یہ رزق بھی تیرا ہے، یہ مال بھی تیرا ہے، میرا سب کچھ تیرا ہے، میں بھی تیرا ہوں"

اور ان الفاظوں کو عملاً کر کے دکھاؤ یہ الفاظ شکر کے الفاظ ہیں اور شکر صرف زبان سے نہیں ہوتا زبان سے شکر محض دعویٰ ہوتا ہے اصل شکر عمل سے ہوتا ہے:

﴿اِعۡمَلُوۡۤا اٰلَ دَاوٗدَ شُكۡرًا﴾ (سبأ:13) (اے آلِ داود! شکر کرو عمل کرتے ہوئے)

دعا کی دو قسمیں ہیں:

1-ایک تو ہم سب جانتے ہیں: "الدعاء المسألة": مانگنا ہم سب جانتے ہیں کہ دعا کا مطلب ہے مانگنا یہ الدعاء المسألة ہے یہ ففٹی پرسنٹ (50%) ہے دعا کا یہ آدھی دعا ہے جو ہم سب جانتے ہیں، اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہی فرض ہے اور اسی کا نام توحید ہے اکثر لوگ اسی قسم میں ہی غلطی کر بیٹھتے ہیں!

دعا عبادت ہے اور عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے یہ حق کسی اور کے لیے صرف کر دینا الشرك في العبادة ہے اور یہ ایسا شرک ہے جو دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے؛ اللہ تعالیٰ کو تو پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ سے مانگتے بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ کسی اور سے بھی مانگتے ہیں کسی اور کو بھی پکارتے ہیں: کوئی پاکپتن والے کو پکارتا ہے! کوئی اجمیر والے کو پکارتا ہے! کوئی غوث کو پکارتا ہے! کوئی سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارتا ہے!

دعا عبادت ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ" (دعا ہی عبادت ہے)

اور یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ہمارے اوپر کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا کرنے کی اجازت دی اگر دعا کرنے کی اجازت نہ ہوتی تو ہم کیا کرتے ہمارے جیسے ضعیف اور حقیر اور مسکین لوگ کہاں جاتے؟! آپ جانتے ہیں کہ اگر دعا کرنے کی اجازت نہ ہوتی تو ہم دعا نہیں کر سکتے تھے اور ہماری حالت کیا ہوتی اگر ہم دعا سے محروم ہو جاتے؟! یہ تو اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک خاص احسان ہے:

﴿ادۡعُوۡنِيۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَكُمۡ﴾ (غافر:60) (مجھے پکارو مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا)

2-دوسری قسم کی دعا ہے: "دعاء العبادة": ایک تو مسألة ہے جس میں آپ طلب کرتے ہیں، دوسری قسم کی دعا کے الفاظوں میں مانگنے کا معنیٰ ہوتا ہی نہیں ہے مانگنے کے الفاظ ہوتے ہی نہیں ہیں بلکہ اُس میں محض اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر ہوتا ہے بس۔

اللہ تعالیٰ دل کے راز جانتا ہے آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے کیا محتاجی ہے اللہ تعالیٰ ہم سے بھی بہتر جانتا ہے، اگر اس وقت مجھے تین چیزوں کی ضرورت ہے حاجت ہے ان تینوں میں سے کون سی میرے لیے بہتر ہے اور پہلے ہونی چاہیے میں نہیں جانتا وہ جانتا ہے، دعاء العبادة میں آپ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ذوالنون کی دعا (ذوالنون کون ہیں؟ یونس علیہ الصلاۃ والسلام): ''دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ''؛یونس علیہ الصلاۃ والسلام نے جب اپنے ربّ کو پکارا اپنے ربّ سے دعا کی مچھلی کے پیٹ کے اندر دعا کیا تھی؟

﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (الأنبياء:87)

﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ﴾: ایک جملہ ہے۔﴿سُبْحٰنَكَ﴾: دوسرا ہے۔﴿اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾: تیسرا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ دعا کے الفاظ کہاں ہیں۔

﴿لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ﴾ (اے اللہ تعالیٰ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں) مانگنے کے الفاظ ہیں؟ نہیں ہیں۔

﴿سُبْحٰنَكَ﴾ (تُو پاک ہے ہر عیب اور نقص سے پاک ہے) مانگنے کے الفاظ ہیں؟ نہیں ہیں۔

﴿اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (بے شک میں ظالموں میں سے ہوں)

اعتراف ہے اپنے گناہوں کا اپنے جرم کا اپنی غلطیوں کا اس میں کچھ مانگنے کے الفاظ ہیں؟ نہیں ہیں۔تو مانگنا کہاں ہے؟ وہ جو دل کے اندر تڑپ ہے جو حاجت دل میں ہے اگر زبان پر نہیں بھی آتی تو وہ کریم رحمٰن اور رحیم اُس حاجت کو پورا کر دیتا ہے اور اُس سے بھی زیادہ عطا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اس دعا کے بعد (اس میں دو چیزیں ہیں بس یا تو اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے یا اپنے گناہوں کا اعتراف ہے عاجزی ہے ذلت اور انکساری ہے اپنے ربّ کے سامنے): '' لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ''(یہ صرف اُن کے لیے خاص نہ تھی کوئی بھی مسلمان شخص ان الفاظوں سے اپنے ربّ کو نہیں پکارتا) ''إِلاَّ اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ''(مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دعا کو قبول فرماتا ہے)۔

جو بھی حاجت ہے جو بھی تکلیف ہے مانگو اللہ تعالیٰ سے اور دونوں طریقوں سے مانگو، براہِ راست مانگو اپنے ربّ سے وہ قریب ہے سب کے قریب ہے، صرف مولویوں کے قریب نہیں ہے صرف علماء کے قریب نہیں ہے صرف بزرگوں کے قریب نہیں ہے صرف داڑھی والوں کے قریب نہیں ہے صرف مردوں کے قریب نہیں ہے صرف بڑوں کے قریب نہیں ہے بلکہ وہ سب کے قریب ہے، وہ عالم کے قریب بھی ہے وہ جاہل کے قریب بھی ہے وہ مرد کے قریب بھی ہے وہ عورت کے قریب بھی ہے، وہ بڑے کے قریب بھی ہے وہ چھوٹے کے قریب بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ﴾ (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب میرے بندے میرے تعلق سے سوال کریں تو اُن کو کہہ دیں)۔﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ﴾: قُل کا لفظ نہیں ہے یہاں پر، پورے قرآن مجید میں دیکھیں آپ جہاں پر

بھی سوال کی بات آتی وہاں پر قُل کا لفظ بھی آتا ہے یہ واحد جملہ ہے قرآن مجید میں جہاں پر سوال کا ذکر تو ہے لیکن قُل کا لفظ نہیں ہے براہِ راست اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَإِنِّي قَرِيبٌ﴾ (بس میں قریب ہوں)۔

کس کے قریب ہوں؟ قید نہیں لگائی مطلقاً چھوڑ دیا ہے یعنی سب کے قریب ہوں، یہ الگ بات ہے کہ ہم اپنی بداعمالیوں سے بدکرداریوں سے اپنے ربّ سے دور ہو جاتے ہیں لیکن وہ ہے سب کے قریب۔ یہ وہ جملہ ہے کہ کوئی بھی حاجت مند انسان اگر اسے دہراتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت کو پورا کر دیتا ہے اُس کی مشکل کو دور فرما دیتا ہے اُس کے معاملات اللہ تعالیٰ درست فرما دیتا ہے۔

دعا کے تعلق سے لوگوں کی قسمیں ہیں، تین قسمیں ہیں لوگوں کی پکارنے والے تین قسم کے لوگ ہیں آیئے دیکھتے ہیں کہ ہم کہاں ہیں ان تینوں میں سے، چوتھا نہیں ہے صرف تین ہیں:

1- وہ لوگ جو اپنے ربّ کو نہیں پکارتے ضرورت محسوس نہیں کرتے اور اگر کبھی پکارتے ہیں تو عادت کے طور پر پکارتے ہیں کہ چلو لوگ دعا مانگتے ہیں میں بھی کبھی مانگ لوں؛ یہ وہ لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ حاجت مند نہیں ہیں اللہ تعالیٰ کا دیا سب کچھ ہے اُن کے پاس تو وہ کیا مانگیں! اُن کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا مانگیں ہم اور پھر کیوں مانگیں ہم؟! اور جب مانگتے ہیں تو اُن کو یقین نہیں ہوتا کہ دعا قبول ہو گی کیونکہ وہ عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"ادْعُوا اللهَ "(اللہ تعالیٰ کو پکارو)"وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ"(یہ یقین رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرمائے گا(یقین کے ساتھ))

" وَاعْلَمُوا "(اور یہ جان لو)"أَنَّ اللهَ "(کہ بے شک اللہ تعالیٰ)"لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ "(اُس شخص کی دعا نہیں قبول کرتا جس کا دل دعا کرتے وقت غفلت میں ہو)۔

یقین نہیں ہے دل غافل ہے زبان پر دعا ہے اور قبولیت کی کوئی گارنٹی بھی نہیں ہے شک ہے بدگمانیاں ہیں اپنے ربّ سے کہ اور بھی تو مانگتے ہیں اُن کی کہاں پوری ہوتی ہے؟! ان فقراء کو دیکھیں بار بار مانگتے ہیں ملتا کیا ہے اُن کو؟! یہ پہلی قسم کے لوگ ہیں بہت کم ہیں لیکن ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کو مال سے نوازتا ہے اور بہت زیادہ مال دیتا ہے تو اُس پر آزمائش ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے اور جسے اللہ تعالیٰ مال سے محروم کر دیتا ہے فقیر بنا دیتا ہے محتاج بنا دیتا ہے اُس کے لیے آزمائش ہے کہ وہ صبر کرے۔

اور دونوں شکر اور صبر عبادات ہیں، جب ہم اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں تو شکر کرنا عبادت ہے اور جب ہم صبر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے تو یہ صبر بھی عبادت ہوتا ہے اور دونوں کو اللہ تعالیٰ آزماتا ہے ان دو بڑی عبادات سے اور ایک سوال اٹھتا ہے کہ دونوں میں سے کون بہتر ہے شکر کرنے والا امیر انسان یا صبر کرنے والا فقیر انسان۔

کیا خیال ہے صبر کرنے والا فقیر انسان زیادہ بہتر ہے یا شکر کرنے والا امیر انسان زیادہ بہتر ہے دونوں میں سے کون بہتر ہے؟

ایک گروہ کہتا ہے کہ شکر کرنے والا امیر انسان بہتر ہے دوسرا گروہ کہتا ہے کہ صبر کرنے والا فقیر انسان بہتر ہوتا ہے بات اتنی آسان ہے کیا؟!

امام ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پوری جلد لکھ دی ہے جس میں تین سو سے زیادہ صفحات ہیں جس میں وہ نتیجے تک نہیں پہنچ سکے لیکن اشارتاً بتا دیا کہ شکر کرنے والا امیر انسان زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ مال اور دولت بڑی آزمائش ہیں اور اکثر لوگ اس مال اور دولت سے بہک جاتے ہیں اُن

کو عبادت کی فرصت تک نہیں ملتی وہ مانگنا جانتے ہی نہیں ہیں! صبر کرنے والا فقیر انسان صبر کے علاوہ کوئی اور راستہ ہے اُس کا؟! لیکن امیر کے لیے شکر کرنا یا نہ کرنا اُس کی مرضی ہے۔ اگر فقیر بے صبرا بھی ہو جائے کچھ ملتا ہے اسے؟! اور اگر امیر شکر سے کام نہ لے اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا! اور آپ جانتے ہیں کہ جب آپ کہتے ہیں شکر کرنے والا امیر انسان اس کا کیا مطلب ہے؟ کہ اُس کو احساس ہے ایک ایک نعمت کا جو اُس کے پاس ہے اور ایک ایک نعمت کو اللہ تعالیٰ کے لیے صرف کر دیتا ہے چوبیس گھنٹے اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے، بشر ہے پاؤں پھسلتا ہے لیکن سنبھل جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی بات ڈیبیٹبل (Debatable) ہے بعض کے نزدیک پھر بھی صبر کرنے والا فقیر انسان بہتر ہوتا ہے۔

2- دوسری قسم کے لوگ دعا کے تعلق سے کہ جو دعا میں حد سے تجاوز کر لیتے ہیں ایسے پکارتے ہیں کہ حد سے نکل جاتے ہیں اور اسے کہتے ہیں "الاعتداءُ في الدُّعاء": دعا میں زیادتی کرنا، حد سے تجاوز کرنا۔

پہلے وہ لوگ تھے جو تفریط سے کام لیتے تھے نہیں مانگتے تھے دوسرے وہ لوگ ہیں جو مانگتے ہیں اور حد سے گزر جاتے ہیں اُن کے بالکل برعکس۔

کیا دعا میں حد سے بھی تجاوز کیا جاتا ہے کہ نہیں؟ کیا اعتداء دعا میں بھی ہو سکتا ہے کہ نہیں؟

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ" (بے شک عنقریب اس امت میں) " قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالدُّعَاءِ" (ایسے لوگ آئیں گے جو حد سے تجاوز کریں گے طہارت میں اور دعا میں)۔

اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ معروف صحابی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے بیٹے کو دعا مانگتے ہوئے سنا، اُن کے بیٹے دعا مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ سے کیسے مانگ رہے ہیں: "اللَّهمَّ إنِّي أسألُكَ القصرَ الأبيضَ عن يمينِ الجنَّةِ إذا دخلتُها" (اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے جنت میں سفید محل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے دائیں طرف ہو جب میں جنت میں داخل ہوں گا) ۔ تو اُن کے والد سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ الفاظ سنے فرمایا: "يا بُنَيَّ!" (اے میرے بیٹے!) "سَلِ اللهَ الجنَّةَ" (اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو) "وتعوَّذ بِهِ منَ النَّارِ" (اور اللہ تعالیٰ سے آگ اور جہنم کی پناہ طلب کرو) "فإنِّي سَمِعْتُ رسولَ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ يقولُ" (میں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا) "إِنَّهُ سيَكونُ فی هذِهِ الأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالدُّعَاءِ" (میری امت میں عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو طہارت اور دعا میں حد سے تجاوز کریں گے)۔

کتنی پیاری نصیحت ہے پیارے والد سے اپنے پیارے بیٹے کے لیے کوئی نہیں ڈانٹا! بیٹے سے غلطی ہو گئی کیونکہ بیٹا اچھا کام کرنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ کو پکار رہا ہے دعا مانگ رہا ہے اور دعا بھی جنت کی اور جنت میں خاص محل کی خاص رنگ کی خاص جگہ پر تو اس کے لیے خاص علم کی ضرورت ہے کہ نہیں؟ کیا پتہ پہلے کہ جنت میں داخل ہوتے ہیں یا نہیں، دوسری بات، اس لیے آخر میں قید لگائی: "إذا دخلتُها"؛ اگر میں جنت میں داخل ہوا تو ؛یعنی حسن ظن ہے اپنے ربّ سے۔ ہم کس زمانے کی بات کر رہے ہیں اور کس کی بات کر رہے ہیں؟ صحابی کے بیٹے کی بات کر رہیں ہم بہترین زمانے کی بات کر رہے ہیں جن کی زندگی ساری تقویٰ پر اللہ تعالیٰ کے ڈر کی بنیاد پر تھی اس کے باوجود بھی وہ امید رکھتے ہیں اپنے ربّ سے کہ اُن کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور سینہ تان کر نہیں کہتے کہ ہم جنتی ہیں یا جب جنت میں داخل ہوں گے تو یہ کریں گے اور وہ کریں گے، نہیں! یہ

اہل ایمان کی نشانی نہیں ہے۔اور پھر یہ کس نے کہا ہے کہ جنت کے دائیں طرف سفید محل ہے اور وہ ہو گا بھی میرے لیے ؟! تو اسے کہتے ہیں: "الاعتداءُ في الدُّعاء": دعا تو کی ہے اللہ تعالیٰ سے ہی کی ہے لیکن حد سے تجاوز کر گئے۔

کیا مانگنا چاہیے ؟ جب غلطی کی نشاندہی کر دی اب اُس کا حل بھی بتا دیا ہے اور ہر نصیحت کرنے والے شخص کو چاہیے کہ جب آپ کسی کو نصیحت کرتے ہیں کوئی غلطی دیکھتے ہوئے تو ادب اور احترام کے دائرے میں رہتے ہوئے آپ نصیحت کریں اچھے الفاظوں سے نصیحت کریں، جو غلطی ہوئی ہے اُس کی نشاندہی کریں کیوں غلط ہے یہ بھی بتائیں (پوری حدیث سنا دی کہ نہیں ؟)،اور پھر حل کیا ہے یہ بھی بتائیں کہ اگر یہ غلط ہے تو پھر صحیح کیا ہے۔اگر آپ یہ راستہ اختیار کریں گے دلیل کے ساتھ آسانی اور رفق کے ساتھ، رحمت کے ساتھ شفقت کے ساتھ اچھے الفاظوں سے تو اِن شاءاللہ آپ کی نصیحت اثر کرے گی جیسا کہ اس والد کی نصیحت نے اس پیارے بچے کے دل پر اثر کیا تھا۔

حل کیا ہے ؟ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔جنت کا سوال کرتے ہو بغیر کسی قید کے اللہ تعالیٰ آپ کو اُس سے بھی زیادہ عطا فرمائے گا لیکن ایک چیز متعین کر دینا جس کا ہمیں علم بھی نہیں ہے یہ الاعتداءُ في الدُّعاء ہے۔

دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی کئی صورتیں ہیں اُن میں سے بعض کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) پہلی صورت تو یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کی تمنا کرنا جو یا تو نا ممکن ہو یا جس چیز کا ہمیں علم نہ ہو۔

بعض لوگ یہ دعا کرتے ہیں "کہ اللہ تعالیٰ! مجھے موت کبھی نہ آئے میں ہمیشہ رہوں" یہ الاعتداءُ في الدُّعاء ہے؛ دیکھیں موت تو آنی ہے ہمیشہ رہنے کے لیے کیا دعا ہے ؟! ہاں لمبی عمر کے لیے الگ بات ہے کہ آپ دعا کرتے ہیں "کہ اللہ تعالیٰ! میرے والدین کو لمبی عمر عطا فرما اپنی فرمانبرداری میں"؛ یہ قید ضروری ہے۔آپ کسی کے لیے بھی لمبی عمر کی دعا کر سکتے ہیں لیکن قید لگایا کریں: "في طاعة الله"؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "بدبخت ہے وہ شخص جس کی عمر لمبی تو ہوئی لیکن اللہ کی نافرمانی میں ہوئی (ایسے شخص میں کوئی خیر نہیں ہے) اور اگر عمر لمبی ہوئی اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں اس میں خیر اور برکت ہے"۔

(۲) دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی جو دوسری صورت ہے جو پہلے بیان کی تھی "بغیر یقین کے دعا مانگنا" کہ بس دعا مانگ لی کیونکہ لوگ بھی دعا مانگتے ہیں، یا بار بار دعا مانگتے ہیں تو قبول تو ہوتی نہیں ہے لیکن چلو ویسے ہی مانگ لیتے ہیں تو یہ بھی حد سے تجاوز کرنا ہے۔

(۳) تیسری صورت کہ دعا تو اللہ تعالیٰ سے مانگنی ہے لیکن اپنی حالت درست نہیں کرتے ! حرام کھاتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں بدکاریاں کرتے ہیں ظلم کرتے ہیں کبیرہ گناہ کرتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں صغیرہ گناہوں پر پھر اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں دعا قبول نہیں ہوتی پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو ہماری سنتا ہی نہیں ہے ! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اس حدیث میں صحیح مسلم کی روایت میں معروف حدیث ہے جس میں دعا کی قبولیت کے آداب بیان کیے گئے ہیں کہ اگر دعا قبول ہونی ہے تو کیسے ہونی ہے، سارے کے سارے جو آداب ہیں تقریباً اکثر اس میں موجود ہیں اس کے باوجود بھی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ ایک بنیادی خرابی باقی ہے کہ ایک شخص ہے: "يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ" (سر کے بال بکھرے ہوئے چہرے پر گرد و غبار لمبا سفر کر کے آیا ہے مسافر ہے)، اپنے ربّ کو پکارتا ہے "يَا رَبِّ يَا رَبِّ..." (اپنے

ربّ کی ربوبیت کو وسیلہ بناتا ہے لیکن اس کا کھانا حرام کا اس کا پینا حرام کا اس کا لباس حرام کا) ''فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ؟'' (ایسے شخص کی دعا کہاں قبول ہو گی؟)۔ایسے شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی حرام کمائی یاد رکھیں دعا کی قبولیت میں بہت بڑی دیوار ہے۔

جو لوگ حرام کھاتے ہیں سود کھاتے ہیں رشوت کا مال کھاتے ہیں لوگوں سے دھوکا دہی سے کام لیتے ہیں لوگوں کا مال ہضم کر لیتے ہیں کرپشن کے ذریعے سے کمایا ہوا مال یہ سارے کا سارا حرام کا مال ہے اللہ تعالیٰ دعا قبول نہیں فرمائے گا۔

(۴) اگلی صورت، بدعتی الفاظ ایجاد کر کے دعا مانگنا یا بدعت طریقے سے؛ نبی کو وسیلہ بنانا یا کسی بزرگ کو وسیلہ بنانا کہ اے اللہ تعالیٰ! نبی کے صدقے میری دعا قبول فرما، اے اللہ تعالیٰ! سیدنا علی کے صدقے میری دعا قبول فرما یہ طریقہ بدعتی طریقہ ہے۔

بدعتی کیوں ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا جب امت کو سکھائی تو یہ طریقہ نہیں سکھایا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کبھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو بھی وسیلہ نہیں بنایا براہِ راست اللہ تعالیٰ کو پکارا ہے ورنہ کتنی مرتبہ مشکلات پیش آئیں نہ تو کبھی سیدنا جبریل کو وسیلہ بنایا نہ سیدنا ابراہیم (علیہم الصلاۃ والسلام) کو وسیلہ بنایا نہ کسی اور نبی کو وسیلہ بنایا۔

صحابہ کرام کو دیکھیں یہی تعلیم انہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کی کہ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں پکارا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور کہتے: "ادْعُوا اللَّهَ" (اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کریں)، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مدینہ طیبہ میں قبر مبارک کے قریب کھڑے ہو کر بھی جب پکارتے تو اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی وسیلہ نہ بناتے۔

اور صحیح بخاری کی روایت میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ جب قحط آیا سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر سے بلایا اور دعا کی گزارش کی کہ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ کو پکاریں، سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس روایت میں: "کہ اے اللہ تعالیٰ! جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ تھے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کی گزارش کرتے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے آج اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات پا چکے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاچا کو دعا کے لیے کہتے ہیں اے اللہ تعالیٰ! ہمیں بارش سے نواز دے"؛ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں صحابہ کرام آمین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ بارش سے نوازتا ہے۔ اگر نبی کے صدقے کا لفظ جائز ہوتا تو میرا ایمان ہے کہ صحابہ کرام کبھی پیچھے نہ ہٹتے کم سے کم ایک مرتبہ تو کوئی صحابی اپنی دعا میں کہہ دیتا کیا ہم اُن سے بہتر آ گئے ہیں؟! کیا ہم اُن سے زیادہ جانتے ہیں؟! کیا حیثیت ہے ہماری اُن کے علم کے سامنے اُن کے تقویٰ کے سامنے ان کے عمل کے سامنے؟! کیا حیثیت ہے ہماری ہمارے علماء کی ہمارے اماموں کی؟!

(۵) اگلی صورت جو اس سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے جو سب سے خطرناک صورت ہے دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی وہ ہے: "الشرك في الدعاء": پکارنا تو ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے سوا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو بھی پکارنا ہے؛ کوئی نبی کو پکارتا ہے کوئی علی کو پکارتا ہے کوئی ولی کو پکارتا ہے!

میرے بھائی! نماز عبادت ہے روزہ عبادت ہے حج عمرہ عبادت ہے یہ ساری عبادات ہیں ہم حج صرف اللہ کے لیے کرتے ہیں عمرہ صرف اللہ کے لیے کرتے ہیں صدقات خیرات زکوٰۃ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے دیتے ہیں نماز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھتے ہیں تو پھر ہماری دعا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کیوں نہیں ہے؟! ہماری پکار صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کیوں نہیں ہے؟! ہماری مدد اعانت صرف اللہ تعالیٰ سے کیوں نہیں ہے؟!

ہم زبان سے کچھ کہتے ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں! ہر نماز میں کیوں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں ہم:

﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝﴾ (الفاتحة:4)؟! آپ جانتے ہیں کہ یہ وعدہ ہے؟! ہر مسلمان جب نماز میں سورۃ الفاتحہ پڑھتا ہے اپنے ربّ کے سامنے دونوں ہاتھ باندھ کر سر جھکا کر جب یہ جملہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝﴾ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”هَذَا بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي“ (یہ میرے اور میرے بندے کے بیچ میں عہد ہے میرا بندہ اپنے اس عہد کو پورا کرے اپنے وعدے پر اُترے میں اس کی دعا قبول کروں گا)

اس کے بعد ہے:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝﴾ (الفاتحة:5-7):

یہ بعد کے الفاظ ہیں کیا ہم نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے؟! کیا وعدہ پورا کیا ہے ہم نے؟! (إِلَّا مَن رَّحِمَ اللّٰهُ سُبحَانَهُ وَتَعَالىٰ)۔

اور یاد رکھیں کہ شرک اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کرتا ہے: ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ﴾ (النساء:48): بے شک اللہ تعالیٰ کبھی بھی معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا جائے اگرچہ یہ اور نبی ہو یا ولی ہو یا کوئی فرشتہ ہو کوئی بھی ہو اور یہ سب سے خطرناک صورت ہے الاعتداءُ فِي الدُّعاء کی دعا میں حد سے تجاوز کرنے کی اور آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں آج امت کہاں پر ہے اور امت کی اکثریت کیا کرتی ہے! کڑوا سچ ہے بعض لوگوں کو اچھا نہیں لگتا! اور سچ کس کو اچھا لگتا ہے؟! سچ صرف ان لوگوں کو اچھا لگتا ہے جو خود سچے ہوتے ہیں جن کا دل پاک ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنا جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کی تعظیم کرنا جانتے ہیں جو لوگوں کی طرف مخلوق کی طرف نہیں دیکھتے خالق کی طرف دیکھتے ہیں اور خالق کا حق سب سے اوپر اور سب سے پہلے رکھتے ہیں۔

اکثر لوگ کیا کرتے ہیں؟ یہ کوئی معیار نہیں ہے حق کا لوگوں کی اکثریت دین نہیں ہے دین وہ ہے جو "قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم" کی بنیاد پر قائم ہے، دین وہ ہے جس پر ہمارے سلف صالحین تھے۔ ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾: انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین کا راستہ ہے اور اس راستے کے علاوہ جو بھی راستے ہیں یا تو ﴿الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ کا راستہ ہے یا گمراہوں کا راستہ ہے۔

3- تیسری قسم کے لوگ دعا کے تعلق سے جو میانہ روی کا راستہ اختیار کرتے ہیں افراط اور تفریط سے کام نہیں کرتے دعا میں حد سے تجاوز سے کام نہیں لیتے، وہ یہ جانتے ہیں کہ دعا عبادت ہے اور عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے وہ جب بھی پکارتے ہیں اپنے ربّ کو ہی پکارتے ہیں کسی اور کو پکارنا جانتے ہی نہیں ہیں، جب بھی ہاتھ اٹھتے ہیں تو دل سے آواز آتی ہے: " يا الله!": اے اللہ! میری مدد فرما، اے اللہ تعالیٰ! تو ہی مشکل کشا حاجت روا ہے تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے، میں محتاج ہوں مشکلات سے گھرا ہوا ہوں اے اللہ تعالیٰ تُو ہی میری مدد فرما۔

اپنے ربّ کی تعظیم جانتے ہیں اپنے ربّ کا حق جانتے ہیں اس دین کی عظمت کو جانتے ہیں اور دعا میں حد سے تجاوز سے کام نہیں لیتے، دعا کے آداب بھی جانتے ہیں یہ تیسرا گروہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم لوگ کہاں پر ہیں؟! میں کہاں پر ہوں کس گروہ کے ساتھ ہوں؟!

آپ جانتے ہیں یہ کون سا گروہ ہے کس کا راستہ ہے یہ؟ ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کا راستہ ہے، اور جو پہلے راستے تھے نا وہ ﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کے راستے تھے، تیسری قسم کے لوگوں کا راستہ یہ ہے۔

اپنا محاسبہ کرتے ہیں اور اس ترازو پر اپنے آپ کو تولتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کہاں پر ہیں ہم۔

رزق کی تنگی نے ہم سب کو پریشان کر رکھا ہے اور اس تنگی نے ہم سے کیا کچھ نہیں کروایا! الاعتداءُ في الدُّعاء اسی کی وجہ سے ہوا، اکثر لوگوں کا معاملہ یہیں سے شروع ہوتا ہے یہیں پر ختم ہو جاتا ہے! میں نے کئی مرتبہ عرض کیا ہے اور ابھی بھی کہتا ہوں کہ واللہ! آپ کو مجھے اور ہم سب کو موت نہیں آسکتی جب تک رزق کا آخری لقمہ اور آخری پانی کی بوند تک نہیں پی لیتے (نہیں موت آسکتی!)، اور رزق لکھ دیا گیا ہے اس دنیا میں آنے سے پہلے ماں کے پیٹ کے اندر جب ہماری عمر چار مہینے کی تھی اور واللہ! اُس میں ذرّے برابر بھی زیادتی یا کمی نہیں ہوسکتی۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں: "کہ جب ہم درباروں پر جاتے ہیں چادریں چڑھاتے ہیں سجدے کرتے ہیں پکارتے ہیں قربانیاں کرتے ہیں نذر و نیاز کرتے ہیں تو ہمارے رزق میں اضافہ ہو جاتا ہے ہم محروم رزق سے نجات پالیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں خاص نوازتا ہے اِن کے طفیل سے"۔

اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے! واللہ! جو رزق تمہیں ملا ہے وہ تمہیں ملنا ہی تھا اُسی وقت میں ہی ملنا تھا لیکن دیکھو کہ تم نے کون سا راستہ اختیار کیا ہے؟! توحید کا راستہ یا شرک کا راستہ ایمان کا راستہ یا کفر کا راستہ سنت کا راستہ یا بدعت کا راستہ، ﴿الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کا راستہ یا ﴿اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ کا راستہ کون سا راستہ اختیار کیا ہے؟! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر ابھی اولاد سے محرومی ہے اور کسی پیر کے دربار پر جا کر چادر چڑھانے سے جو اولاد ملی ہے وہ پیر کی دی ہوئی اولاد ہے؟! وہ ملنی ہی تھی لیکن تم بے صبرے نکلے! کیا کوئی اللہ تعالیٰ سے چھین کر دے سکتا ہے؟! یہ تو آزمائش ہے! ہمارا جینا مرنا آزمائش ہے: ﴿الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ﴾: کیا آزمائش ہے؟ ﴿اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (الملک:2)۔ یہ احسن عمل ہے کہ کسی اور کے دروازے پر جا کر سر جھکا کر مانگنا اپنی مشکلات اور پریشانیاں اُس کے سامنے پیش کرنا اللہ تعالیٰ کے سوا مخلوق میں سے کسی کو بھی؟! تو پھر جو صرف اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اُن کا عمل کیا ہے وہ تو احسن نہ ہوا نا؟! دونوں میں سے ایک ہے نا! دونوں میں سے احسن کس کا عمل ہے جو صرف اپنے ربّ کو پکارتے ہیں یا اُن کا عمل جو اپنے ربّ کے ساتھ کسی اور کو بھی پکارتے ہیں؟! دونوں ایک جیسے نہیں ہیں؛ ایک موحد ہے اور ایک مشرک ہے، ایک کی توحید پر قائم ہے زندگی اور دوسرے کی زندگی شرک پر قائم ہے دونوں کیسے برابر ہو سکتے ہیں؟! ﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾﴾ (القلم:35): کیا دونوں کو برابر کر دیں ہم؟! کیسے ممکن ہے ﴿مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾﴾ (القلم:36)؟! سبحان اللہ۔

واپس آتے ہیں: "رمضان کا تعلق دعا سے": اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں آیات الصیام کا ذکر فرمایا تو آیات الصیام کے بیچ میں (پہلے نہیں، بعد میں نہیں بیچ میں) دعا کا ذکر بھی فرمایا ہے اور دعا کے تعلق سے قرآن مجید میں بہت ساری آیات ہیں اور واللہ ایک سے بڑھ کر ایک ہے!

ایک وقفہ لیتے ہیں: کیا مطلب ہے ایک سے بڑھ کر ایک کیا قرآن مجید کی آیتوں کی فضیلت میں کوئی فرق ہے ؟ ! سب تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یہ بات کہاں سے آگئی ایک سے بڑھ کر ایک بھئی ؟ ! قرآن مجید کی آیات سب اللہ تعالیٰ کا فرمان ہیں کہ نہیں ؟ کلام اللہ ہے کہ نہیں ؟ تو کیا کچھ آیتیں دوسری سے بہتر ہو سکتیں ہیں ؟ کیا خیال ہے ہو سکتیں ہیں کہ نہیں ؟

یاد رکھیں کہ سب اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اللہ تعالیٰ کے کلام میں فرق ہو سکتا ہے ؟ کچھ آیتیں کچھ الفاظ دوسروں سے بہتر ہو سکتے ہیں ؟ میرا سوال یہ ہے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے سارے کا سارا کیا بعض آیات یا سورتوں کو دوسری پر فضیلت ہے کہ نہیں ؟ موضوع کے حساب سے : کیسے موضوع کے حساب سے ؟ یعنی آپ یہ کہہ رہے کہ جو موضوع ہے جو الفاظ ہیں اُن کی بنیاد ایک آیت دوسری سے بہتر ہو سکتی ہے بات درست ہے کوئی دلیل جانتا ہے ؟

کوئی آیت کوئی سورۃ دوسری سے بہتر ہے میں نے کہا ہے سب نے کہا ہاں ! دلیل کہاں ہے ؟ بارک اللہ فیک ؛ یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے پوچھا کہ قرآن مجید کی سب سے عظیم سورۃ کون سی ہے ؟ یا میں تم سے قرآن مجید کی عظیم سورۃ کے تعلق سے بات کرنا چاہتا ہوں کون سی سورۃ ہے ؟ سورۃ الفاتحہ ؛ اور سب سے افضل آیت کون سی ہے ؟ آیت الکرسی ہے (سبحان اللہ)۔ تو قرآن مجید کے بعض الفاظ جو ہیں سب اللہ کا کلام ہیں بابرکت قرآن مجید ہے لیکن بعض سورتیں بعض سے افضل ہیں اور بعض آیات بعض سے افضل ہیں افضلیت کہاں پر ہے آپ ذرا غور و فکر کریں نا ؟ جن میں توحید اسماء صفات اور توحید کی بات آتی ہے نا اللہ تعالیٰ کی معرفت کی بات آتی ہے وہ آیات سب سے افضل ہیں۔

قرآن مجید کا ایک تہائی جو ہے وہ اللہ تعالیٰ کے اسماء صفات ہیں اور عجب ہے ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے منکر ہیں ، کہتے ہیں کہ تشبیہ لازم آتی ہے خالق کی مخلوق سے ہم نہیں مانتے تو اللہ تعالیٰ کے نام بھی نہیں ہیں اور اللہ کی صفات بھی نہیں ہیں !

بہر حال اللہ تعالیٰ نے آیات الصیام میں جب روزے کا ذکر کیا اور بعض احکام کا ذکر فرمایا اُن ہی کے بیچ میں ایک آیت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾ (البقرۃ:186):

سبحان اللہ ؛ اس سے پہلے روزے کے احکام و مسائل بعض کا ذکر ہے اور بعد میں بھی بعض احکام کا ذکر ہے لیکن درمیان میں دعا کی بات آئی ہے۔

رمضان کا کیا تعلق ہے دعا سے ؟

رمضان کا مہینہ ایسا مہینہ ہے جو مسلمان کو مسلمان بنا دیتا ہے اچھا مسلمان بننے کے لیے رمضان سے بہتر شاید کوئی اور موقع نہیں ہے ، رمضان کے مہینے میں واللہ اگر ہم چاہیں (ہم مسلمان چاہیں) کہ ہم اچھے ہو جائیں تو ہم سب سے اچھے ہو سکتے ہیں ، ہاں اگر نہ چاہیں تو اور بات ہے وہ ہماری مرضی ہے۔ جو اپنے آپ کو سدھارنا چاہتے ہیں تو رمضان سے بہتر موقع کوئی بھی نہیں ہے دن میں روزہ ہے اور روزے کی حالت میں جب آپ ایک مسلسل عبادت میں ہوتے ہیں تو دل میں نرمی ضرور پیدا ہوتی ہے ، دیکھ لیں آپ کہ بہت غصے والے لوگ بھی ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں چہرے پر عجیب سی رونق ہوتی ہے ! شام کا وقت تراویح کی نماز ہے وہاں پر وقت گزرتا ہے اُس کے بعد پھر جیسا کہ ہم صلاۃ القیام پڑھتے ہیں تو آپ کا دل اپنے ربّ کے ساتھ جڑا رہتا ہے دن میں بھی اور رات میں بھی ، شیطان قید کر دیئے گئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے جہنم کے دروازے

بند کر دیئے گئے اور اُجر و ثواب ایک سے بڑھ کر ایک! گناہوں کی مغفرت روزے میں قیام میں لیلۃ القدر کے قیام میں توان ساری چیزوں سے انسان اپنے ربّ کے ویسے ہی قریب ہو جاتا ہے اور جب ایسا مسلمان جس کے دل میں تقویٰ ہو اللہ تعالیٰ کا ڈر ہو اور وہ سیدھے راستے پر چل رہا ہو اب ایک چیز کی کمی باقی ہے اور وہ ہے "دعا"۔

اب بہترین موقع ہے دعا کا اپنے ربّ سے مانگنے کا، دونوں قسم کی دعائیں جو ہیں "الدعاء المسألۃ اور الدعاء العبادۃ" بہت آسان ہو جاتی ہیں اور دونوں پر عمل کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے اور یاد رکھیں یہ ہر سال میں ریپیٹ(Repeat) ہوتا ہے کہ جس نے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا رمضان میں نہیں سیکھا وہ پورے سال میں نہیں سیکھ سکتا کیونکہ جو دوسری چیزیں تھیں نا جو آپ کو اس سے دور کر دیتی تھیں پورے سال میں اس وقت وہ دبی ہوئی ہیں (موجود تو ہیں لیکن دبی ہوئی ہیں) یہ خاص اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ہمارے اوپر تو توحید کا سبق جس نے رمضان میں نہیں سیکھا بعد میں سیکھنا مشکل ہے نا ممکن نہیں ہے!

آخر میں دعائے قنوت کے تعلق سے، دعائے قنوت ہم سب پڑھتے ہیں آیئے دیکھتے ہیں مختصر سا، میں چاہتا تو یہ تھا کہ پورا خطبہ دعائے قنوت پر ہو اور ان شاءاللہ کبھی تفصیل سے تشریح کریں گے اس کی لیکن ابھی اس تھوڑے سے وقت میں چند اہم باتیں دعائے قنوت کے تعلق سے:

دعائے قنوت کے جو الفاظ ہیں ایسے الفاظ ہیں جو دعا کرنے والے کو مجبور کر دیتے ہیں کہ اپنے دل سے دعا مانگے اپنے ربّ سے، زبان تعبیر کرتی ہے؛الفاظوں کی،دیکھیں جملے دیکھتے ہیں:

1-"اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ": پہلے وقفہ:

"اَللّٰهُمَّ": ہم جانتے ہیں کہ جب ہم کہتے "اَللّٰهُمَّ" اس کا معنی کیا ہے؟" یااللہ"۔

یااللہ کا کیا معنی ہے:

(۱) اے میرے سچے معبود! تیرے سوا میرا کوئی نہیں ہے میں تیرا ہی بندہ ہوں تیری ہی بندگی کرنے والا ہوں تو ہی میرا خالق ہے میرا مالک ہے میرا مشکل کشا میرا حاجت روا ہے میں تجھ کو تیرے ہر نام سے پکار رہا ہوں۔

(۲) "یااللہ" میں اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی نام ہیں سب کو وسیلہ بنا کر آپ اللہ تعالیٰ کو پکار رہے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (الاعراف:180)۔

(۳) تو اس میں مکمل ذلت اور انکساری کا معنی پایا جاتا ہے عبودیت کیا ہوتی ہے بندگی کیا ہوتی ہے ان دو لفظوں میں یااللہ: "اَللّٰهُمَّ"۔

"اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ": ہمیں ہدایت دے دے ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے ہدایت دے دی ہے۔

اے اللہ تعالیٰ! تیرے بہت سارے لوگ ہیں جن کو تو نے ہدایت دے دی ہے مجھ پر بھی ایک کرم کر دے مجھے بھی ان میں شامل کر دے، میں اس لائق نہیں ہوں لیکن تیرا ہی کرم ہے تیرے ہی احسان سے میں ان میں شامل ہو سکتا ہوں بس تو ایک اور احسان مجھ پر کر دے مجھے اس ٹولے میں شامل کر دے جس کو تو نے ہدایت دی ہے۔

جب ہدایت کی بات کرتے ہیں تو چار چیزیں ذہن میں رکھیں: ''اهْدِنَا'': ہدایت چار قسم کی ہے:

(۱) پہلی ہدایت ہے فطری ہدایت اور یہ اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی عطا فرمائی ہے، جانور فطری طور پر یعنی خلق کے اعتبار سے ہدایت یافتہ ہے اس نے زندگی کیسے گزارنی ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی ہے۔

شیر کبھی گھاس نہیں کھا سکتا بھوکا مر سکتا ہے اور بکری کبھی گوشت نہیں کھا سکتی بھوکی مر سکتی ہے گھاس ہی کھاتی رہے گی، شیر بھی جانور بکری بھی جانور ہے کس نے ہدایت دی شیر کو کہ اُس نے صرف گوشت ہی کھانا ہے اور کس نے ہدایت دی بکری کو کہ اُس نے صرف گھاس ہی کھانی ہے؟ بھوکے مر سکتے ہیں کھا نہیں سکتے: ﴿الَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی ۞ وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۞﴾ (الأعلی:2-3)۔

چیونٹی کو دیکھ لیں آپ اور چیونٹی کی میں کیا بات کروں سارا وقت پھر ادھر ہی گزر جائے گا! (سبحان اللہ)؛ چیونٹی تدّبر قرآن میں اِن شاءاللہ اس پر میں تفصیل سے بات کروں گا اس چھوٹی سی مخلوق کا تھوڑا سا حق بھی ادا کریں گے؛ چیونٹی کے دو معدے ہیں دو معدے جانتے ہیں؟ معدہ جس میں کھانا ہضم ہوتا ہے دو ہیں ایک اپنے لیے ہے دوسرا کس کے لیے ہے؟ دوسرا دوسری چیونٹیوں کے لیے ہے۔ایسی مخلوق کبھی آپ نے دیکھی نہیں ہوگی! سوشل، سوسائٹی میں رہنے والی، ایک دوسرے سے محبت کرنے والی پیار کرنے والی اپنی جان قربان کرنے والی مخلوق آپ نے نہیں دیکھی ہوگی! ایک معدہ اپنے لیے ہے دوسرا معدہ دوسری چیونٹیوں کے لیے ہے، دوسرا معدہ جو ہے وہ اپنے سائز سے دَس سے بیس گنا زیادہ بھر سکتا ہے (چیونٹی کا جو سائز ہے اپنا) اور وہ ضرورت کے لیے جب قحط کا اندیشہ ہوتا ہے اپنے دوسرے معدے کو بھر دیتی ہے اور جب دیکھتی ہے کہ دوسری چیونٹی محتاج ہے یا بیمار ہے یا چل نہیں سکتی یا عام کھانے کی کمی کا اندیشہ ہوتا ہے تو وہ اس اسٹور کیے ہوئے کھانے کو اس کو دیتی ہے؛ خود بھی تو کھا سکتی ہے نا اکیلے فیوچر (Future) کے لیے! ہم نے فیوچر (Future) کے لیے کیا کچھ نہیں کیا؟! ابھی بچہ پیدا نہیں ہوا شادی ہوئی ہے بچوں کی تعلیم کا بجٹ الگ ہے، اچھا کس ہاسپٹل میں پیدا ہونا ہے اس نے کہاں پر پڑھنا ہے آکسفورڈ تک کا بھی بجٹ ہے کہ آکسفورڈ میں پڑھانا ہے ہم نے اس کا بجٹ اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہی! اس چھوٹی سی مخلوق کو دیکھ لیں کہ صرف اپنے ربّ سے مانگتی رہتی ہے بس کبھی کسی نے دیکھا ہے چیونٹی کو کھڑے ہوئے سکون میں؟! میں نے نہیں دیکھا آج تک! وہ چلتی رہتی ہے نان اسٹاپ (Non-Stop)۔آئے گی جائے گی دَس بیس چکر لگائے گی چلتی رہتی ہے کیوں چلتی رہتی ہے جانتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اس کو یہی ہدایت دی ہے کہ تم نے ایسا ہی کرنا ہے۔

ایک چیونٹی کو کہتے ہیں ہنی پوٹ (Honeypot) کیا کرتی ہے؟ شہد کھا لیتی ہے بہت زیادہ۔

پہلے تو اعلان ہوتا ہے کہ اس سال میں جو ہمارا خزانہ ہے جو ہم نے تیار کیا ہے مشکل وقت کے لیے وہ کم پڑ گیا ہے؛ اندازہ کیسے لگایا؟ چیونٹیوں میں انجینئرز بھی ہیں، آرکیٹیکٹ بھی ہیں (دکھاؤں گا میں ان شاءاللہ)، ڈاکٹرز ہیں، بہت کچھ کرتے ہیں وہ اُن کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ جو ہماری پوری کالونی ہے اس کے لیے کھانا کم پڑے گا تو اعلان ہوتا ہے کہ کون ایسی فدائی چیونٹیاں ہیں جو ہماری مدد کریں، تو یوں ایک دستہ باہر نکلتا ہے اور وہ کھاتی رہتی ہیں شہد اور میٹھی چیزیں، انگور دیکھا ہے چھوٹا سا تو اس کا پیٹ انگور جیسا بن جاتا ہے اتنا بھر جاتا ہے کہ پھٹنے والا ہوتا ہے!

اچھا گھر (مسکن) بھی ہوتا ہے قرآن مجید میں یہ آپ کے لیے واجب ہے اس پر ذرا غور و فکر کریں: ﴿لَبَیْتُ الْعَنْکَبُوْتِ﴾ (العنکبوت:41) :

مکڑی کا ذکر آیا تو بیت کا لفظ استعمال ہوا؛ اور جب چیونٹی کا ذکر آیا تو لفظ مسکن کا استعمال ہوا قرآن مجید میں، کیا ہوا؟

﴿ادۡخُلُوۡا مَسٰکِنَکُمۡ﴾ (النمل:18)؛ مسکن اور بیت میں کیا فرق ہے یہ سوچنا ذرا، دیکھیں لفظ کو دیکھیں دونوں جانور ہیں اور کیا ہیں ایک کا بیت ہے دوسرے کا مسکن کا لفظ کیوں ہے؟! یہ پھر سوچنا مجھے بتانا میں نہیں بتاتا۔ وہ کیا کرتی ہے؟ وہ مشکل سے چلتی ہے! اب جس کا بیس گنا زیادہ وزن ہو جائے کیسے چلے گی وہ؟! اپنے وزن سے بیس گنا زیادہ ہم اٹھا سکتے ہیں؟ ڈبل اٹھا سکتے ہیں؟ یہ طاقتور انسان بازو والا انسان کتنا وزن اٹھا سکتا ہے کیا سوچ سکتے ہیں آپ؟! (سبحان اللہ)؛ بہر حال تو پھر وہ چھت پر جا کر یوں لٹک جاتی ہے اپنا منہ نیچے کر دیتی ہے اور وہ آخری دم تک دوسروں کو کھلاتی رہتی ہے۔ تو پہلی قسم کی ہدایت یہ ہے جو جانوروں کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

(۲) دوسری قسم کی ہدایت ہے: "هداية الدلالة والإرشاد": نصیحت کی ہدایت، راہ راست کی طرف نشاندہی کی ہدایت، صراط مستقیم کون سا ہے اس کی طرف ہدایت؛ یعنی میں صراط مستقیم پر چلنے والا بن جاؤں اُن کے ساتھ شامل کر دے جو صراط مستقیم پر چلنے والے ہیں۔

(۳) تیسری قسم کی ہدایت دل کی ہدایت ہے اور دل کی ہدایت صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے؛ راہ راست پر چلنے کی ہدایت نصیحت کی ہدایت تو مصلحین کے پاس بھی ہے علماء طلاب علم "الدعوة إلی اللہ سبحانہ وتعالیٰ" لوگوں کو نصیحت کرنے والے یہ اُن کی ہدایت ہے لیکن جو دل کی ہدایت ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ آج جب ہم کہتے ہیں "اَللّٰهُمَّ اهۡدِنَا فِيمَنۡ هَدَيۡتَ" تو یہ بھی معنی ہوتا ہے کہ میرے دل کو اے اللہ تعالیٰ! اپنی رضا کے لیے اپنی فرمانبرداری کے لیے پھیر دے۔

(۴) اور چوتھی قسم کی ہدایت ہے "جنت میں ہدایت": جب جنت میں داخل ہوں گے تو کہاں پر گھر ہے جنت میں بغیر کسی سے پوچھے آپ اپنے گھر تک پہنچ جائیں گے یہ ہدایت کس نے دی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

جب ہم کہتے ہیں "اَللّٰهُمَّ اهۡدِنَا فِيمَنۡ هَدَيۡتَ"؛ چوتھی تو ویسے بھی خلق کے اعتبار سے ہمارے اندر بھی موجود ہے اس کو بھی ذہن میں رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جو بھی سسٹم پیدا کیے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو درست رکھے تندرستی بھی یہی ہدایت ہے۔ ہمارا معدہ کیسے ہضم کرتا ہے ہم کھانا کیسے نگلتے ہیں پھر اس کے اخراج کا سسٹم ہے گردے کیسے کام کرتے ہیں یہ سارے کی سارا ہمارے بس کی بات نہیں ہے بھائیو یاد رکھیں! ہمارے بس کی بات ہے رزق حلال کما کر منہ میں لقمہ ڈالنا اسے چبانا نگلنا بس یہاں تک ہے آگے ہدایت اللہ تعالیٰ نے دے دی ہے کہ اس لقمے سے اس مشروب سے جو ہم نے پیا ہے ہمارا جسم کیسے زندہ رہتا ہے ہمیں توانائی کیسے ملتی ہے یہ ہمارے جسم کی جو توانائی ہے جو فیول جل رہا ہے یہ کہاں سے آتا ہے؟ اسی خوراک سے تو آتا ہے! کھاتے ہم سموسے پکوڑے ہیں یا چاول روٹی کھاتے ہیں یہ اینڈ حسن کیسے بن جاتی ہے؟! یہ وہی ہدایت ہے جو ہمارے بس میں نہیں ہے!

اس جملے میں یہ بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب ہم کہتے ہیں نا "اَللّٰهُمَّ اهۡدِنَا فِيمَنۡ هَدَيۡتَ"؛ دوسری قسم کی ہدایت کہ میں راہ راست پر چلنے والا بن جاؤں، اے اللہ تعالیٰ! میرے دل کو پھیر دے اور مجھے اپنے کرم سے جنت میں بھی داخل کر دے۔

تو چار معنی ہدایت کے آپ کو اس ایک جملے میں ہیں جب آپ کہتے ہیں: "اَللّٰهُمَّ اهۡدِنَا فِيمَنۡ هَدَيۡتَ": تو یہ معنی آپ کے ذہن میں ہونا چاہیے۔

2-" وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ ": اے اللہ تعالیٰ! ہمیں عافیت دے دے جیسے کہ تو نے دوسروں کو عافیت بخشی ہے ہمیں بھی اُن میں شامل کر دے۔ عافیت کہتے ہیں سلامتی، ہر شر سے سلامتی کوئی قید نہیں لگائی کہ عافیت دنیا کی ہو دین کی ہو آخرت کی ہو، نہیں! ہر چیز کی عافیت کہ اے اللہ تعالیٰ! میرے دین کو بھی سلامت رکھ میرے مال کو بھی سلامت رکھ میری اولاد کو بھی سلامت رکھ میری آخرت کو بھی سلامت رکھ، اے اللہ تعالیٰ! میری حفاظت فرما، جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرما، بہت سارے تیرے ایسے لوگ ہیں جن کو تو نے اپنی عافیت سے نوازا ہے اے اللہ تعالیٰ! محض اپنے فضل و کرم سے مجھے بھی ان میں شامل کر دے۔ اور سب سے بڑی عافیت ہے دین کی عافیت، اگر آپ کا دین محفوظ رہتا ہے شرک سے بدعات سے خرافات سے نافرمانیوں سے تو اس سے بڑی عافیت کوئی بھی نہیں ہے واللہ!

3-" وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ ": یہ ایک عجیب سے الفاظ ہیں! "تَوَلَّ" ولایت سے ہے، ولایت کہتے ہیں دوست کو ولی کو، وہ دوست جس میں محبت ہو اور مدد ہو۔ اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر ایک اور احسان بھی کر دے انعام کر دے کہ مجھے اپنے دوستوں میں بھی شامل کر دے اپنے خاص گروہ میں شامل کر دے جو تیرے دوست ہیں تیرے ولی ہیں جو تیرے سامنے سر جھکا کر فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ولی ہر مومن متقی ہے:

﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٦٢ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝٦٣﴾ (یونس:62-63)

ایمان والے تقویٰ والے اے اللہ تعالیٰ! مجھے ان میں شامل کر دے، میں اس لائق نہیں ہوں میں اعتراف کرتا ہوں لیکن تُو ہی محض اپنے فضل و کرم سے مجھے اُن میں شامل کر دے۔

4-" وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ ": کہ اے اللہ تعالیٰ! جو کچھ بھی تُو نے ہمیں عطا فرمایا ہے اُس میں برکت عطا فرما۔ مال ہے دولت ہے اولاد ہے رزق ہے گھر ہے گاڑی ہے جو کچھ تُو نے عطا فرمایا ہے دین کا اور دنیا کا جو بھی تُو نے عطا فرمایا ہے اے اللہ تعالیٰ! تُو اُس میں برکت عطا فرما۔

جانتے ہیں کہ برکت کا کیا معنی ہے؟ "الخير الكثير": خیر کثیر:

(۱) اولاد بھی ہے اولاد میں برکت کا کیا معنی ہے؟ کہ نیک اور صالح اولاد ہو جائے، فرمانبردار اولاد ہو جائے، نصیحت کو سننے والی سمجھنے والی بن جائے راہِ راست پر چلنے والی بن جائے، دعا کرنے والی اور اچھی اولاد بن جائے جو مرنے کے بعد بھی کام آ سکے۔

(۲) مال میں برکت کہ اللہ تعالیٰ! پہلے تو مجھے حلال مال کمانے کی توفیق عطا فرما اور جو میں نے مال کمایا ہے اللہ تعالیٰ تُو اُس کی حفاظت فرما، اور حفاظت صرف آفت سے نہیں حفاظت اس سے بھی کہ حرام میں خرچ نہ ہو۔

" وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ ": کاش! ہم برکت کو سمجھ لیتے، چھوٹا سا لفظ ہے لیکن بہت سارے لوگ اس لفظ سے غافل ہیں! مبارک زندگی ہوتی ہے اُن لوگوں کی جو برکت کو سمجھتے ہیں کہ ہوتی کیا ہے جو اپنے ربّ سے برکت کی دعا بھی کرتے ہیں، صرف زیادہ کی دعا نہیں کرتے کہ اے اللہ تعالیٰ! ہمیں دے، اولاد بھی دے مال بھی دے رزق بھی دے سب کچھ دے اور دیتا ہی رہے! ہم سب چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دے لیکن برکت کیا ہوتی ہے؟! اُس مال کا فائدہ ہی کیا ہے جو اپنے ربّ کا نافرمان بنا دے اور جہنم میں جانے کا سبب بن جائے کیا مال ہے یہ؟!

(۱) برکت والا مال وہ ہے جو آپ کو جنت میں لے کر جاتا ہے۔

(۲) برکت والی اولاد وہ ہے جو آپ کو جنت میں لے کر جاتی ہے۔

(۳) برکت والا رزق وہ ہے جو آپ کو اپنے ربّ کا فرمانبردار بنا دیتا ہے۔

5-"وَاصْرِفْ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ شَرَّ مَا قَضَيْتَ": اے اللہ تعالیٰ! جو تُو نے ہمارے مقدر میں شَر لکھا ہے اُسے دور فرما اپنے رحم و کرم سے، میں ضعیف ہوں کمزور ہوں محتاج ہوں جو بھی مصیبتیں ہیں جو بھی پریشانیاں ہیں جو آنے والی ہیں جو موجود ہیں اے اللہ تعالیٰ! تُو دور فرما۔

شَر یاد رکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "الشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ": اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں شر نہیں ہے؛ ہمارے لیے شر ہے ہمارے لیے مصیبت ہے ہمارے لیے پریشانی ہو سکتی ہے لیکن اُس شر کے پیچھے بھی خیر ہوتا ہے چھپا ہوا جو ہمیں نظر نہیں آتا۔

6-"فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ": تیرا ہی فیصلہ ہے تیری ہی لکھی ہوئی تقدیر ہے اُسے کوئی بدل نہیں سکتا؛ تُو عظیم ہے اے میرے ربّ! مجھ پر رحم فرما۔

پہلے جو چار جملے تھے دعا تھے اور اگلے جملے اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے حمد و ثناء ہے:

"اللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ": مانگ رہے ہیں کہ نہیں مانگ رہے؟! دعا ہے۔

اگلے الفاظ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان ہو رہی ہے:

7-"إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ"

8-"وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ"

9-"تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ"

تین جملے باقی ہیں:

"إِنَّهُ" (بے شک وہ) "لَا يَذِلُّ" (کبھی ذلیل و خوار ہو نہیں سکتا) "مَنْ وَالَيْتَ": (جسے تُو نے اپنا دوست بنایا)۔ جو تیرا دوست ہے وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا، جو تیرا پیارا ہے وہ کبھی رسوا نہیں ہو سکتا۔ پہلے کیا مانگ چکے ہیں؟ "وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ" مانگ چکے ہیں نا؟! اب یہاں پر حمد و ثناء اور اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہو رہی ہے کہ جو تیرا دوست ہے جو تیرا پیارا ہے وہ کبھی ذلیل ہو نہیں سکتا اور نہ ہی کوئی اُسے ذلیل کر سکتا ہے۔

کیا مطلب ہے اس کا؟ کہ سب سے زیادہ تکلیفیں پریشانیاں انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کو تھیں صحابہ کرام کو تھیں سب سے زیادہ آزمائشیں اُن سے لی گئیں، آزمائش میں اور ذلت میں زمین اور آسمان کا فرق ہے! انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے پیارے، صدیقین شہداء صالحین، اللہ تعالیٰ کے اولیاء کبھی ذلیل نہیں ہو سکتے سوال ہی نہیں پیدا ہوتا! ہاں تکلیفیں ہوں گی پریشانیاں بھی ہوں گی مصیبتیں بھی آئیں گی لیکن ثابت قدمی بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے صبر بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے توفیق بھی اُسی سے ہوتی ہے۔

اور جو اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتے! اُن سے اُن کے مخالفین دنیا چھین سکتے ہیں اُن کو مار بھی سکتے ہیں۔ تو کیا مار ذلت نہیں ہے؟ نہیں! ہر مار ذلت نہیں ہوتی جو مار اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے وہ عزت میں ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ کے لیے ہے ایک بلند مقصد کے لیے ہے توحید کے لیے ہے اقامت دین کے لیے ہے، ایسی مار ذلت کی مار نہیں ہوتی اور ایسی موت بھی ذلت کی موت نہیں ہوتی! یہ عظمت کی زندگی ہے اور یہ عظمت کی موت ہے۔ اس لیے آپ نے دیکھا ہو گا تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں سلف صالحین کی کہ جب دین دنیا سے ٹکرا جاتا ہے تو دنیا کو قربان کر دیتے ہیں دین پر اور دین پر باقی رہتے ہیں آخری سانس تک بھی! جان جاتی ہے تو چلی جائے لیکن دین میں ایک ذرّے برابر بھی اُن کے قدم ڈگمگاتے نہیں ہیں: "إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ"۔

"وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ": اور کبھی بھی عزت نہیں پا سکتا وہ شخص یا وہ لوگ جن سے تُو نے دشمنی اختیار کی ہے، جو تیرے دشمن ہیں وہ کبھی عزت نہیں پا سکتے۔ کیا مطلب ہے کافروں کا غلبہ نہیں ہے؟! غالب ہونا اور عزت پانا میں زمین اور آسمان کا فرق ہے ہر غالب عزت دار ہوتا ہے؟! فرعون غالب تھا، نمرود غالب تھا، ابو جہل بھی ایک وقت میں غالب تھا کہاں ہیں وہ؟! عزت والے ہیں یا عزت والے کبھی تھے؟! کبھی بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دشمن تھے!

زندگی میں جھوٹی عزت تو سب پا لیتے ہیں اصل عزت کیا ہے ابو جہل کیا جانے فرعون اور نمرود کیا جانیں، اصل عزت جاننی ہے تو جا کر دیکھیں عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو جن کی آنکھوں کے سامنے اُن کی والدہ کو شہید کر دیا تھا دو ٹکڑے کر دیئے گئے یہ عزت ہوتی ہے!

یہ کون سی عزت ہے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ایک چھوٹا سا زمین کا ٹکڑا اعطا فرمایا فرعون کہہ بیٹھا: ﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝٢٤﴾ (النازعات:24)

اور پھر اُسی پانی میں غرق ہو کر مرا جس پانی کے تعلق سے کہتا تھا کہ یہ دیکھیں نہریں میرے تلے بہہ رہی ہیں یہ میری نہریں ہیں یہ میری زمین ہے؟! اپنے آپ کو تھوڑے سے پانی سے نہ بچا سکا!

"تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ": اے اللہ تعالیٰ! تو بابرکت ہے اور تُو ہی بلند ہے تیرا ہی خیر کثیر ہے تجھ سے ہی خیر کثیر ہے، پوری کائنات میں جو خیر ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے اور تُو ہی بلند ہے تُو ہی سب سے بڑا ہے تُو ہی سب سے اعلیٰ ہے۔

جب ہم بلندی کی بات کرتے ہیں تو اس میں تین چیزیں یاد رکھیں:

1-اللہ تعالیٰ اپنی ذات سے عرش سے اوپر ہے: ﴿الرَّحْمَٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ ۝٥﴾ (طه:5)۔

2-دوسری بلندی غلبے کی بلندی ہے کہ اللہ تعالیٰ غالب ہے اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، کوئی مخلوق بھی عاجز نہیں کر سکتی۔

3-اور تیسری بلندی ہے شرف اور عظمت کی بلندی۔

تو تین معنی ہیں بلندی کے اور اہل قبلہ جو ہیں وہ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے:

1-ایک گروہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی عظمت سے شرف سے اور اپنی پکڑ سے بلند ہے غالب بھی مانتے ہیں قہر کی بلندی مانتے ہیں اور شرف کی بلندی بھی مانتے ہیں لیکن ذات کی بلندی نہیں مانتے ہم۔ اہل بدعت ہیں یہ!

2-اور اہل سنت والجماعت کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے یہ تین بلندیاں ہیں جیسا کہ قرآن اور صحیح حدیث میں ثابت ہے اور سلف صالحین کا بھی یہی راستہ ہے اور یہی منہج ہے اور یہی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے، ذات کی بلندی بھی عرش سے اوپر ہے، شرف کی بلندی بھی ہے اور غلبے کی قہر کی بلندی بھی ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، (آمین)۔

﴿سُبۡحَٰنَ رَبِّكَ رَبِّ ٱلۡعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ١٨٠ وَسَلَٰمٌ عَلَى ٱلۡمُرۡسَلِينَ ١٨١ وَٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ١٨٢﴾

وَصَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم وَبَارِكَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجمَعِين

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 212.ماہ رمضان دعا کا مہینہ سے لیا گیا ہے۔
سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio